جبری شادی

تشدد کی شکار خواتین کی قانونی اور نفسیاتی دادرسی

قانونی اِمداد کا مرکز

0800-58888

متاثرہ خاتون کو مندرجہ ذیل نتائج کا سامنا کرنا پڑتا ہے:

۱۔ ذہنی، جسمانی اور جذباتی تناؤ
۲۔ اپنے آپ کو خود تکلیف پہنچانا
۳۔ خرابی صحت
۴۔ خودکشی کے رجحان کا بڑھ جانا
۵۔ نشہ آور اشیاء کے استعمال میں اضافہ
۶۔ وقتاً فوقتاً ذہنی امراض (بے چینی، ڈپریشن) کا شکار رہنا
۷۔ کام کرنے کی صلاحیت میں کمی آنا
۸۔ معاشرے سے الگ تھلگ ہوجانا

جبری شادی اور معاشرے کا کردار

معاشرہ کے ہر طبقہ فکر کو اس حوالہ سے متاثرہ خاتون کا بھرپور ساتھ دیتے ہوئے اُس کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا ہو کر آواز بلند کرنی چاہیے۔ قریبی رشتہ دار دولت اور جائیداد کی لالچ میں اپنی ہی بہنوں، بیٹیوں یا بیواؤں کا حال اور مستقبل داؤ پر لگا دیتے ہیں۔ معاشرہ میں انسانی اور خواتین کے حقوق کے لئے کام کرنے والی مختلف تنظیمیں اس طرح کے جرائم کو ڈھونڈ نکالنے میں اپنا کردار ادا کررہی ہیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو بھی اس مسئلہ کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے واقعاتی شہادت کو بھی مناسب وزن دینا چاہیے اور سچائی تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ اس برائی کا معاشرہ سے خاتمہ کیا جا سکے۔

آپ دستگیر لیگل ایڈ سینٹر تشریف لا کر یا ہماری ہیلپ لائن نمبر **0800-58888** کے ذریعے اپنے مسئلے کی قانونی مدد یا رہنمائی مکمل رازداری کے ساتھ ہمارے نمائندے سے لے سکتے ہیں۔

دستگیر قانونی اِمداد اور مشورے کا ایسا مرکز ہے، جہاں خواتین کو بنیادی حقوق تک رسائی بذریعہ قانونی کاروائی ممکن بنائی جاتی ہے۔ دستگیر مرکز یہ خدمات / قانونی اِمداد، مفت فراہم کرتا ہے۔

- دماغی، جسمانی اور جِنسی تشدد
- تیزاب / جلانے کے جرائم
- غیرت کے نام پر قتل
- جبری شادی
- کام کرنے کی جگہ پر ہراساں کیا جانا
- قانون نافذ کرنے والے اداروں کی طرف سے غیر معاونیت وغیرہ

قانونی رہنمائی کے لیے ہماری ہیلپ لائن پر کسی بھی وقت کال کریں

0800-58888

دستگیر قانونی اِمداد اور مشورے کا مرکز آپ کو قانونی رہنمائی، قانونی مشورہ، قانونی اِمداد، سماجی اور نفسیاتی مشاورت، کونسلنگ یا رہنمائی اور سماجی حکومتی اداروں کے ساتھ رابطہ کاری میں مدد فراہم کرتا ہے۔

دستگیر لیگل ایڈ سینٹر پشاور

بلیو وینز آفس:

مکان نمبر 227، بلاک C، اوپی ایف کالونی، بڈھنی روڈ پشاور۔

فون نمبر: 0800-58888 ، 0317-0965038

جبری شادی کیا ہے؟

ایسی کوئی شادی جو کسی بھی شخص (لڑکا / لڑکی) کی مرضی یا رضامندی کے بغیر طے پائے جبری شادی کہلاتی ہے۔یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابھی تک قانون میں جبری شادی کی کوئی تعریف موجود نہیں ہے۔

مختلف قسم کے انسانی حقوق کے قوانین کی موجودگی کے باوجود پاکستان میں نو عمر بچوں کی شادی اور جبری شادی ایک بڑا مسئلہ ہے۔حالانکہ پاکستان کے آئین کے مطابق 16 سال سے کم لڑکی اور 18 سال سے کم لڑکے کی شادی غیر قانونی ہے۔

قانون کی روشنی میں

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 498-B کے تحت کوئی بھی شخص کسی عورت پر دباؤ ڈالے یا کسی بھی طرح سے اسے زبردستی شادی کے لیے مجبور کرے، اس کی سزا کم از کم تین سال یا اس سے زیادہ دس سال قید تک ہو سکتی ہے۔نیز وہ پانچ لاکھ روپے جرمانہ بھی ادا کرنے کا پابند ہو گا۔

جبری شادی کی اقسام

پاکستان میں زبردستی شادی کی اقسام میں بدل صلح، ونی، سوارہ، کم عمری یا قرآن سے شادی اور مذہبی لیڈروں کے دباؤ کی وجوہات عام ہیں۔

بدل صلح، ونی، غگ اور سوارہ

بد قسمتی سے لفظ بدل صلح ، ونی، غگ، سوارہ کی قانون میں کوئی تعریف موجود نہیں ہے۔ قانونی طور پر عموماً قصاص و دیت کے مقدمات میں مختلف دفعات موجود ہیں۔

ہمارے ملک کے کئی طبقوں میں اب تک یہ رواج اور طریقہ کار چلا آرہا ہے کہ خواتین کو شادی کے نام پر مقتول یا شکایت کنندہ فریق کے ساتھ صلح کے بدلے میں حوالے کر دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنا کسی بھی طرح انسانی وقار، حقوق اور کسی بھی مذہب کی تعلیمات کے خلاف ہے ۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسی فرسودہ رسم و رواج کو فوراً ختم کرنے کے لیے ایسے کام کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔کسی بھی خاتون کو اس کی آزادانہ مرضی کے بغیر زبردستی شادی تعزیراتِ پاکستان میں درج بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

قانون کی روشنی میں

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 310-A کے تحت جو شخص بدل صلح، ونی، غگ یا سوارہ یا دیگر رائج رسم و رواج کے تحت کسی سماجی جھگڑے کے حل کے عوض عورت کی شادی کرنا یا مجرمانہ ذمہ داری کے تحت اُسے مجبور کرنا قابلِ جرم ہے۔ جس کی سزا کم از کم تین سال یا اس سے زیادہ سات سال قید تک دی جا سکتی ہے نیز پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ بھی عائد کیا جا سکتا ہے ۔ حالیہ طور پر نئے قوانین کے زمرے میں کئی اصلاحات اور بلوں پر کام ہو رہا ہے جیسا کہ پنجاب میں چائلڈ میرج ریسٹرینٹ ایکٹ 2015، خیبر پختونخواہ میں رسم غگ کے خاتمے کا قانون 2013 وغیرہ شامل ہیں۔

قرآن سے شادی

قرآن کے ساتھ کسی عورت کی طرف سے یہ حلف کہ وہ اپنی باقی تمام زندگی غیر شادی شدہ رہے گی یا وراثت میں اپنے حصہ کا مطالبہ نہ کرے گی، قرآن سے شادی تصور ہو گی۔

قانون کی روشنی میں

تعزیرات پاکستان کی دفعہ 498-C کے تحت کوئی بھی شخص کسی عورت کو قرآن سے شادی پر مجبور کرے یا ایسا انتظام کرنے میں مددگار بنے تو اس کی سزا کم سزا کم از کم تین سال یا اس سے زیادہ سات سال قید تک ہو سکتی ہے نیز پانچ لاکھ روپے تک جرمانہ بھی عائد کیا جا سکتا ہے ۔

متاثرہ خاتون کی طرف سے کارروائی شروع کرنے کا طریقہ کار

متاثرہ خاتون کو سب سے پہلے اپنے قریبی پولیس اسٹیشن جا کر زبانی یا تحریری طور پر وقوعے سے متعلق تمام تفصیلات درج کروانی چاہئیں۔ رپورٹ ملنے کے بعد پولیس کو قانون کے مطابق کارروائی شروع کر دینی چاہیے۔ قانونی طور پر ملزم اور اس کے سہولت کاروں کو گرفتار کر کے عدالت میں چالان کے لیے پیش کر دینا چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ متاثرہ خاتون فیملی کورٹ میں نکاح کو ختم کرنے کا دعویٰ بھی دائر کر سکتی ہے۔

جبری شادی سے پیدا ہونے والے نفسیاتی پہلو

جبری شادی کے قانونی مسائل کے ساتھ ساتھ اس کے نفسیاتی پہلو بھی ہیں، جن کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ جبری شادی سے

CMYK